روزنامہ **الفضل** ربوہ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون ۴۴۹۰ ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۸۱ منگل - ۱۴۱۴ھ ‘۱۲- شہادت ۱۳۷۳ ہش ‘ ۱۲- اپریل ۱۹۹۴ء

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کیلئے خصوصی دعاؤں کی درخواست

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب خلف الرشید حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی کمر کی تکلیف کا آپریشن مارچ کے آخری ہفتہ میں کامیابی سے ہو گیا تھا۔ جس کے بعد آپ گھر تشریف لا چکے ہیں۔ اب ڈاکٹروں نے چلانا بھی شروع کیا ہے لیکن کمزوری بہت محسوس کرتے ہیں۔ احباب کرام سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگر خدا تعالیٰ کی صفات اور اسماء کا لحاظ نہ کیا جائے اور دعا کی جائے‘ تو وہ کچھ بھی اثر نہیں رکھتی۔ صرف اس ایک راز کے معلوم نہ ہونے کی وجہ سے نہیں‘ بلکہ معلوم نہ کرنے کی وجہ سے دنیا ہلاک ہو رہی ہے۔ میں نے بہت لوگوں کو کہتے سنا ہے کہ ہم نے بہت دعائیں کیں اور ان کا نتیجہ کچھ نہیں ہوا۔ اور اس نتیجہ نے ان کو دہریہ بنا دیا۔ بات اصل میں یہ ہے کہ ہر امر کے لئے کچھ قواعد اور قوانین ہوتے ہیں۔ ایسا ہی دعا کے واسطے قواعد و قوانین مقرر ہیں۔ یہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوئی‘ اس کا باعث یہی ہے کہ وہ ان قواعد اور مراتب کا لحاظ نہیں رکھتے جو قبولیت دعا کے واسطے ضروری ہیں (.......) یاد رکھو کہ یہ شیطانی وسوسہ اور دھوکا ہے جو اس پیرایہ میں دیا جاتا ہے کہ دعا قبول نہیں ہوتی۔ اصل یہی ہے کہ وہ دعا قبولیت کے آداب اور اسباب سے محض خالی ہے۔ پھر آسمان کے دروازے اس کے لئے نہیں کھلتے۔ سنو! قرآن شریف نے کیا کہا ہے (-) (المائدہ : ۲۸) اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ جو لوگ متقی نہیں ہیں‘ ان کی دعائیں قبولیت کے لباس سے ننگی ہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور رحمانیت ان لوگوں کی پرورش میں اپنا کام کر رہی ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص ۲۷۸-۲۷۷)

نکاح

○ مکرم مولانا محمد احمد جلیل صاحب مفتی سلسلہ رقم فرماتے ہیں۔

برادرم عبداللطیف صاحب انور مقیم سویڈن کے چھوٹے بیٹے عزیز احمد طاہر فیصل کا نکاح خاکسار نے بیت الذکر صدر پشاور میں بتاریخ ۸- اپریل ۹۴ء بعد از نماز جمعہ مکرم پروفیسر محمد یوسف صاحب کی صاحبزادی عزیزہ عائشہ یوسف کے ساتھ ایک لاکھ روپے مہر پر پڑھا۔ خطبہ نکاح میں اس حسن اتفاق کا ذکر کیا گیا کہ آج سے چھیاسی سال قبل ۱۲- اپریل ۱۹۰۸ء کو عزیز فیصل کے داد حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب حلالپوری اور عائشہ کے دادا اور پردادا مکرم ڈاکٹر منظور احمد صاحب و مکرم محمد دلپذیر صاحب بھیروی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔

احباب سے اس رشتہ کے دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

○ عائشہ دینیات کلاس میں داخلہ برائے سال ۱۹۹۴ء شروع ہو چکا ہے۔ داخلہ کی خواہش مند طالبات جن کی تعلیمی قابلیت میٹرک‘ ایف اے‘ بی اے ہو مطبوعہ فارم پر ۱۲- اپریل ۹۴ء تک اپنی درخواست جمع کروا سکتی ہیں۔ داخلہ فارم دفتر عائشہ دینیات کلاس مہمان خانہ مستورات (بیرکس) سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اگر گنجائش ہوئی تو ۱۲- اپریل کے بعد موصول ہونے والی درخواستیں بھی زیر غور ہونگی۔ ہوسٹل کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے ربوہ سے باہر سے آنے والی طالبات کو اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہو گا۔

(پرنسپل عائشہ دینیات کلاس)

خدائے رحمان کے جلوؤں میں کبھی کوئی فرق نہیں آسکتا

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

انسان جب مادی اشیاء سے کام لیتا ہے تو بسا اوقات وہ شیطان کے دھوکے میں آجاتا ہے مثلاً ایک شخص ہے جسے تجارت کا بڑا ڈھنگ آتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی فطرت میں یہ رکھا ہے کہ وہ جس چیز کو ہاتھ میں لے لیتا ہے اسے سونا بنا دیتا ہے چنانچہ وہ تجارت کرتا ہے اور اس کے ذریعہ وہ بڑا نفع کماتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے عقل و فراست اور تاجرانہ ذہنیت عطا فرمائی ہے جس کی بدولت وہ دولت جمع کر لیتا ہے تو پھر اس کے پاس شیطان آجاتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ تو نے جو دولت کمائی ہے یہ تو محض تیری عقل اور سمجھ کا نتیجہ ہے اسے اللہ کی راہ میں خرچ کر کے ضائع نہ کرنا۔ گویا شیطان اسے بخل سے کام لینے کی ترغیب دیتا ہے ایسے موقع پر اگر وہ صاحب ایمان بندہ ہے اور سمجھ دار ہے تو وہ شیطان کو دھتکار دے گا کیونکہ خدا کی یہ آواز اس کے کان میں پڑتی ہے کہ یہ اللہ کا مال ہے۔ اللہ کی دی ہوئی طاقتوں سے میں نے کمایا ہے۔ یہ مال حلال اس کی ہدایت کے مطابق خرچ ہو گا۔ اور اس میں کوئی کمی بھی نہیں آئے گی کیونکہ یہ عالمین بھی اسی طرح موجود ہے۔ انسانی قوتیں اور طاقتیں بھی اسی طرح موجود

باقی صفحہ ۷ پر

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۱۲ - شہادت ۱۳۷۳ ہش ۱۲ - اپریل ۱۹۹۴ء

اللہ کی راہ میں دینا

جو کچھ انسان کے پاس ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کی عطا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

سب کچھ تری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے

اگرچہ بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہو سکتی ہے کہ اپنی قوت بازو سے کمایا اور اپنی ذہنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے جو کچھ حاصل کر سکتے تھے کیا۔ پھر یہ کسی اور کی عطا کیسے ہوئی؟ اگر یہ لوگ اتنی سی بات سمجھ لیں کہ ان کی ہر قسم کی صلاحیت بلکہ ان کا اپنا وجود بھی خدا تعالیٰ ہی کی عطا ہے تو انہیں کبھی یہ احساس نہ پیدا ہو کہ جو کچھ ان کے پاس ہے وہ ان کا کمایا ہوا مال ہے۔ جو مال اللہ تعالیٰ انسان کو دیتا ہے اس میں سے وہ ایک حصہ واپس مانگتا ہے۔ اس لئے نہیں کہ اس کے پاس کسی چیز کی کمی ہے یا اسے کسی چیز کی ضرورت ہے بلکہ اس لئے کہ دینے والا خوش ہو کر واپس کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اور دے۔ وہ کہتا ہے کہ میں تمہیں سب کچھ دیتا ہوں میرا شکر کرو گے تو میں تمہیں اور بھی بہت کچھ دوں گا۔

جو چیزیں خدا کو دی جاتی ہیں وہ کبھی ضائع نہیں جاتیں ان سے بہت بڑھ چڑھ کر انسان کو واپس مل جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو دینے کا ایک ذریعہ یا ایک طریقہ جماعتی چندے بھی ہیں۔ ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اس معاملے میں اتنی چاق و چوبند ہے کہ ادھر حضرت امام جماعت کی آواز آئی اور ادھر احمدی دوستوں نے، بہنوں اور بھائیوں نے، اپنا سب کچھ لٹانا شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ عورتوں نے اپنے زیورات بھی دے دیئے۔ مردوں نے اپنی جائیدادوں کے حصے ادا کر دیئے۔ یہی وجہ ہے کہ اس وقت جماعت کی ضروریات اگرچہ کروڑوں روپوں کا تقاضا کرتی ہیں لیکن امام جماعت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے یہ تمام ضرورتیں آنکھ جھپکنے میں پوری ہو جاتی ہیں۔ یہ ہمارا تجربہ ہے کہ انسان جو کچھ خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے اس سے بہت زیادہ اسے واپس مل جاتا ہے۔ ہم اس بات کو کبھی نہ بھولیں۔ اس بات کو اپنے بچوں تک پہنچائیں۔ اور ہمارے بچے اپنے بچوں تک تا کہ اللہ تعالیٰ کا دینے کا یہ طریق ہمیشہ قائم رہے۔ ہم حتی المقدور قربانی کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق ساری جماعت کو زیادہ سے زیادہ دیتا رہے۔

اے خدا تو ایسا ہی کر۔

مجھ کو تو ہے فقط یہی معلوم
تم ہو مظلوم، اور بہت مظلوم
اتنے بے کس، بحالِ زار بھی تم
مجھ کو لگتے ہو کس قدر معصوم

ابوالاقبال

میری اپنی دنیا میں نہ صبح کوئی نہ شام کوئی
کوئی گھڑی بھی ایسی نہیں ہے جس میں نہ ہو کام کوئی

ٹھنڈی میٹھی یادیں بجھتی شمع کو لَو دیتی ہیں
تھک کے جب بھی تنہا لیٹوں دیتا ہے آرام کوئی

فرش نشیں ہیں، رات کو لیکن عرش سے باتیں ہوتی ہیں
دنیا والوں کی نظروں میں ہم بندے ہیں عام کوئی

اپنے حال پہ چھوڑو ہم کو، ہم سے لینا دینا کیا
از خو د رفتہ لوگوں کو بھی دیتا ہے الزام کوئی

لطف و کرم ہے خاص یہ مجھ پر شکر کروں تو کیسے کروں
دست مبارک سے خط لکھ کر دیتا ہے انعام کوئی

امتہ الباری ناصر

مِلا رات یہ مژدۂ جاں فزا
کہ مظلوم تھے، جو اسیرِ بلا
مثالی رہا جن کا صدق و وفا
خدا نے انہیں کی رہائی عطا

خوشا روز آیا، وہ آئے حسیں
وہ آئے! وہ آئے! وہ شیرِ وغا
دل و جاں نچھاور ہوئے راہ پر
مبارک! سلامت! کی آئی صدا

در و بام کو گرچہ شکوہ رہا
کہ روشن نہ کوئی دِیا تک ہوا
مگر یہ عقیدت بیاں ہو کہاں؟
دلوں میں ہمارے چراغاں ہوا

"کسی" کی دعاؤں کا ہے یہ اثر
کہ لاریب "کشکول" سب کا بھرا

یعقوب امجد

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے

منتخب ارشادات

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدّم نہ ٹھہرا دے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت اور تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کے لئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں۔"

(شہادۃ القرآن صفحہ ۹۹، ۱۰۰)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

"تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خدا تعالیٰ نے (-) یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجود واحد رکھو ورنہ ہوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لئے ہے کہ باہم اتحاد ہو برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دوسرے میں سرایت کرے گی۔ اگر اختلاف ہو اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب رہو گے۔

آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لئے غائبانہ دعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے۔ کہ تیرے لئے بھی ایسا ہی ہو۔ کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو تو فرشتہ کی تو منظور ہوتی ہے۔ میں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔ میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اول خدا کی توحید اختیار کرو دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔

(-) یاد رکھو تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے وہ مصیبت اور بلا میں ہے۔ اس کا انجام اچھا نہیں......... میرے وجود سے (اللہ نے چاہا تو) ایک صالح جماعت پیدا ہو گی۔ باہمی عداوت کا سبب کیا ہے۔ بخل ہے، رعونت ہے، خود پسندی ہے اور جذبات ہیں..... ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے الگ کردوں گا جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے۔ اور باہم محبت اور اخوت سے نہیں رہ سکتے جو ایسے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ چند روز کے مہمان ہیں۔ جب تک کہ عمدہ نمونہ نہ دکھائیں۔ میں کسی کے سبب سے اپنے اوپر اعتراض لینا نہیں چاہتا۔ ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشاء کے موافق نہ ہو وہ خشک ٹہنی ہے اس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے۔ خشک ٹہنی دوسری سبز شاخ کے ساتھ رہ کر پانی تو چوستی ہے مگر وہ اس کو سر سبز نہیں کر سکتا۔ بلکہ وہ شاخ دوسری کو لے بیٹھتی ہے۔ پس ڈرو میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا۔"

(ملفوظات جلد دوم ص ۴۸، ۴۹)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

"اس جگہ اس وصیت کا لکھنا بھی موزوں معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک شخص اپنے بھائی سے بکمال ہمدردی و محبت پیش آوے اور حقیقی بھائیوں سے بڑھ کر ان کا قدر کرے ان سے جلد صلح کر لیوے اور دلی غبار کو دور کر دیوے اور صاف باطن ہو جاوے اور ہرگز ایک ذرّہ کینہ اور بغض ان سے نہ رکھے لیکن اگر کوئی عمداً ان شرائط کی خلاف ورزی کرے جو اشتہار ۱۲/ جنوری ۱۸۸۹ء میں مندرج ہیں اور اپنی بے باکانہ حرکات سے باز نہ آوے تو وہ اس سلسلے سے خارج شمار کیا جاوے گا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۴۶۰، ۴۶۱)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مظلوم کی بددعا سے بچیں کیونکہ اس کی بددعا اور خدا تعالیٰ کے درمیان کوئی روک نہیں ہے۔

جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کی بہتری چاہتا ہے تو اس کے نفس میں طہارت اور دل میں تقویٰ پیدا کر دیتا ہے اور جب کسی بندے کی بہتری نہیں چاہتا تو ہر وقت اس کا دھیان تنگ دستی اور غربت کی طرف لگا رہتا ہے۔

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

پس لفظ حمد پر غور کرنا بہت ضروری ہے اور اس کا ایک آسان طریق یہ ہے کہ اپنی ذات کا تجزیہ کیا جائے اور انصاف کے ساتھ اور تقویٰ کے ساتھ انسان پہلے یہ تو معلوم کرے کہ مجھے کون کون سی چیزیں اچھی لگتی ہیں۔ کون کون سی چیزیں ایسی ہیں جن سے مجھے پیار ہے۔ ان چیروں کو اگر نماز کے ساتھ باندھ دیا جائے تو نماز بھی پیاری لگنے لگے گی۔ اس مضمون پر غور کرتے ہوئے حقیقت میں انسان کو بڑی وسیع نظر سے اپنی ساری زندگی اور اس کے مقاصد کا جائزہ لینا پڑے گا اور وسیع نظر سے ہی نہیں بلکہ گہری نظر سے بھی۔ اور جب انسان اپنے حمد کے مقامات کا تعین کر لے کہ میرے نزدیک یہ چیز باعث حمد ہے یہ چیز قابل حمد ہے۔ یہ چیز تعریف کے لائق ہے تو اس وقت (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) کا ایک اور مضمون اس کے سامنے ابھرے گا۔ وہ جب غور کرے گا تو جو چیز بھی اس کو اچھی لگتی ہے اس کو اچھا بنانے میں خدا کی تقدیر نے کام کیا ہے۔ اور خدا چاہے تو اسے اچھا رکھے گا۔ جب چاہے گا وہ اچھی نہیں رہے گی۔ اور اس کی اچھائی ذاتی نہیں اور دائمی نہیں۔ بعض دفعہ ایک چیز ایک خاص حالت میں اچھی لگتی ہے۔ اچھا نیا بنا ہوا گھر ہے۔ بہت ہی خوبصورت لگتا ہے۔ اس کے ساتھ انسان کی طبعی حمد وابستہ ہو جاتی ہے لیکن پچاس، ساٹھ، ستر سال کے بعد جب اس کی چولیں ڈھیلی ہو جائیں، جب وہ جراثیم سے بھر جائے۔ ہر طرف اس کا رنگ اجڑ جائے۔ اس کا نقشہ بدلنے لگے۔ چیزیں ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگیں تو اسی گھر سے وحشت ہو گی۔ حمد رفتہ رفتہ اس کو چھوڑ دے گی۔ ایک خوبصورت چیز سے محبت ہے۔ جب تک اس کی خوبصورتی قائم ہے اس وقت طبعاً اس کی طرف رغبت ہو گی اور جب خوبصورتی مٹ جائے تو پھر یا تو انسان اس سے متنفر ہو کر دور بھاگنے لگتا ہے یا اگر وہ صاحب وفا ہے تو ایک اور صفت اس کے کام آتی ہے اور وفا اس کو اس کے ساتھ تعلق قائم رکھنے پر مجبور کرتی چلی جاتی ہے لیکن وہ طبعی بے اختیار محبت جو حسن کے ساتھ وابستہ ہے وہ ویسی نہیں رہ سکتی۔ اسی لئے وفا اور جفا میں یہی فرق ہے۔ حسن اگر ہو گا تو نہ وفا کی ضرورت ہے نہ جفا کا سوال۔ جب حسن مٹ جائے یا پیچھے ہٹنے لگے تب یہ دو مضامین آگے بڑھتے ہیں اور صاحب وفا کا تعلق اس چیز سے قائم رہتا ہے جو حسن چھوڑ بیٹھی ہے اور صاحب جفا اس سے آنکھیں بدل لیتا ہے۔ تو امر واقعہ یہ ہے کہ (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) کی ایک تفسیر ان چیزوں پر غور کرنے سے بھی آپ کے سامنے ابھرے گی۔ جو چیز بھی آپ کو پیاری ہے اس پر آپ غور کر کے دیکھ لیں، اس کا حسن دائمی نہیں۔ اس کی لذت دائمی نہیں ہے۔ بلکہ اگر اس میں لذت موجود بھی ہو تو سیری کے بعد آپ کی نظر میں اس کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے۔ جو چاہیں مزیدار کھانا آپ کھائیں، آپ کو میسر ہو کثرت کے ساتھ، عین آپ کی خواہشات کے مطابق تیار ہوا ہو۔ جب پیٹ بھر جائے گا تو اس کی حمد ختم ہو جائے گی۔ دوبارہ جب آپ کو کوئی دے گا تو آپ پہلے تو تکلیف سے مسکرا کر کہیں گے کہ نہیں نہیں، کوئی ضرورت نہیں۔ اگر وہ زبردستی کھلائے گا تو آپ کا دل چاہے گا کہ اس کو جوتیاں ماریں کہ اس نے کیا مصیبت ڈالی ہوئی ہے۔ بچے چونکہ بے تکلف ہوتے ہیں وہ صاف ماؤں کے منہ پر بات مارتے ہیں کہ بس نہیں کھانا۔ جو مرضی کر لیں تو حمد حسن کے ہوتے ہوئے بھی ختم ہو جایا کرتی ہے لیکن ایک ذات ہے جس نے وہ حمد ان چیزوں میں رکھی ہے۔ اس کی حمد دائمی ہے۔ وہ ذاتی حمد ہے اور اسی نے پیدا کی ہے۔ جب چاہے وہ حمد چھین لے۔ جب ان باتوں پر آپ غور کرتے ہیں تو آپ کا ہر قبلہ خدا کی طرف اشارہ کرنے لگتا ہے اور قبلہ اپنی ذات میں کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ چنانچہ غالب نے اسی مضمون کو بیان کرنے کی کوشش کی ہے یعنی ان معنوں میں تو نہیں کہ سورہ فاتحہ سے تعلق میں لیکن چونکہ وہ صوفیانہ مزاج بھی رکھتا تھا اس لئے بعض دفعہ اچھی اچھی حکمت کی باتیں بیان کر دیا کرتا تھا۔ کہتا ہے۔

ہے پرے سرحد ادراک سے اپنا مسجود
قبلے کو اہل نظر قبلہ نما کہتے ہیں

کہ ہم بظاہر قبلے کی طرف منہ کرتے ہیں لیکن ہمارا مسجود قبلے سے پرے ہے۔ قبلہ فی ذاتہ مسجود نہیں ہے۔ جو نظر رکھنے والے

باقی صفحہ ۷ پر

محمد صدیق شاہد گورداسپوری

محمد کمانڈا بونگے آف سیرالیون

سیرالیون (مغربی افریقہ) سے یہ افسوسناک خبر ملی ہے کہ مکرم محمد کمانڈا بونگے (Mr. M. K. Bongay) سابق سیکرٹری سیرالیون مشن مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۹۳ء کو دل کے عارضہ سے وفات پاگئے۔

مسٹر بونگے ان چند احمدیوں میں سے تھے جن کو خدا تعالیٰ نے بالکل نو عمری میں مکرم مولانا نذیر احمد صاحب کے ذریعہ احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور تاوفات کامل فرمانبرداری اور وابستگی کا ثبوت دینے کی سعادت بخشی۔ مسٹر بونگے جنوبی صوبہ کے شہر بو (BO) کے پیرامونٹ چیف کے صاحبزادے تھے اور ایک عیسائی فیملی سے تعلق رکھتے تھے۔ جب مکرم مولانا نذیر احمد صاحب علی فری ٹاؤن روکوپر اور باؤ ماہوں وغیرہ شہروں اور دیہات میں احمدیہ جماعتیں قائم کرنے کے بعد بو تشریف لے گئے تو وہاں چند اور نوجوانوں کے ساتھ یہ بھی آپ کے حلقہ میں شامل ہو گئے اور آپ سے دینی اور عربی تعلیم حاصل کرنے لگے پھر آپ کے ساتھ دعوت الی اللہ کے دوروں میں جانے لگے اور لوکل زبان میں بطور ترجمان بھی فرائض سرانجام دینے لگے۔ اس طرح آپ نے مکرم مولانا نذیر احمد صاحب اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کے ساتھ ملک کے طول و عرض میں دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں متعدد پیدل سفر اختیار کئے آپ ان مربیان کی کتب کا بکس اور دیگر سامان سر پر اٹھائے پھرتے۔ آپ کو لوکل زبان میں ترجمانی کا ایک ایسا ملکہ حاصل ہو گیا تھا کہ آخر وقت تک مربیان کے ساتھ نہائت عمدہ رنگ میں یہ فریضہ ادا کرنے کی توفیق پائی۔ آپ نے ساتھ کے ساتھ دنیاوی تعلیم بھی جاری رکھی اور احمدیہ پرائمری سکولز میں بطور استاد کام کرنے لگے۔ چنانچہ بو۔ لنسار اور روکوپر سکولز کے بعد احمدیہ پرائمری سکول فری ٹاؤن کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے جہاں ریٹائرمنٹ تک خدمات سرانجام دیں۔

اسی طرح آپ کو خدا تعالیٰ نے ایک لمبے عرصہ تک جماعت احمدیہ سیرالیون کی بطور جنرل سیکرٹری بھی خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطاء فرمائی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو قوت بیان سے خاص طور پر نوازا تھا اور انگریزی، مینڈے، ٹمنی اور کریول زبانوں پر آپ کو خوب عبور حاصل تھا۔ اسی طرح عربی زبانی سے بھی آپ نے خاصی حد تک واقفیت حاصل کر لی تھی۔ افریقہ خصوصاً سیرالیون کی تاریخ اور جغرافیہ سے آپ کو بہت دلچسپی تھی اور اکثر میں نے دیکھا کہ گھر میں اور میرے ساتھ دوروں میں اس موضوع پہ کوئی نہ کوئی کتاب ان کے زیر مطالعہ رہتی۔ آپ کو مرکز احمدیت ربوہ میں آکر جلسہ سالانہ میں شمولیت کا شرف بھی حاصل ہوا اور آپ نے حاضرین سے خطاب کیا۔ اسی طرح بیت الذکر سپین کے افتتاح کے موقع پر مسٹر ایم۔ پی بابو پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن کے ہمراہ مشن کی نمائندگی کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے دورہ سیرالیون ۱۹۷۰ء کے موقع پر بھی آپ کو حضرت صاحب کی تقاریر اور خطاب کی ترجمانی کا شرف حاصل ہوا وہاں ایک سعادت یہ بھی نصیب ہوئی کہ حضرت بیگم صاحبہ کے کہنے پر حضرت صاحب نے آپ کی ایک لڑکی حلیمہ بونگے کو جو اس وقت چھوٹی عمر کی تھیں ربوہ بھجوانے کا خاکسار کو ارشاد فرمایا چنانچہ وہ لڑکی آپ کی اور حضرت بیگم صاحبہ کی نگرانی اور تربیت میں ربوہ میں رہی۔ اس کی شادی ایک سیرالیون کے واقف زندگی مکرم یوسف خالد ڈودی کے ہمراہ ہوئی جنہوں نے جامعہ احمدیہ سے شاہد کلاس پاس کی تھی۔ چنانچہ شادی کے بعد دونوں میاں بیوی سیرالیون چلے گئے اور اب تک مکرم یوسف خالد صاحب وہاں بطور مربی سلسلہ کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں بلند درجات عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبرو تحمل سے یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔

اسی طرح سیرالیون سے بعض اور احمدیوں کی وفات کی بھی اطلاع بھی ہے جن میں ایک عبداللہ کول ہیں جو فری ٹاؤن میں رہائش رکھتے تھے یہ ایک مخلص احمدی تھے اور بطور سیکرٹری دعوت الی اللہ ایک لمبے عرصہ تک کام کیا۔ دوسرے فوڈے صالحو تھے جو شرقی صوبہ کے ایک گاؤں بیوابو کے رہنے والے تھے اس علاقہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سی جماعتیں ہیں اور آپ وہاں بطور لوکل معلم ایک لمبے عرصہ تک فرائض سرانجام دیتے رہے اور کامل وفاداری اور اخلاص کے ساتھ دعوت الی اللہ کا کام کرتے رہے۔ یہ علاقہ ان دنوں باغیوں کے قبضہ میں ہے اور بہت سے لوگ وہاں مارے گئے ہیں جن میں فوڈے صالحو بھی شامل ہیں۔ اسی طرح بعض اور احمدیوں کی جانیں بھی وہاں ضائع ہوئی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ فوت ہونے والوں کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور اس علاقہ میں احمدیوں کی حفاظت فرمائے۔

★ ☆ ★ ☆ ★

پروفیسر حبیب اللہ خان۔ ایم ایس سی

سرزمین پاکستان کے سانپ

جس زمانہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل تھے اس زمانہ میں عزیزم مکرم محمد شریف خانصاحب ایسوسی ایٹ پروفیسر آف زوآلوجی تعلیم الاسلام کالج ربوہ شعبہ زوآلوجی کے انچارج تھے اور تحقیقاتی کام میں بڑی دلچسپی رکھتے تھے۔ ان کے کئی تحقیقاتی مقالے بیرونی ممالک کے سائنسی رسالوں میں شائع ہوتے رہے ہیں۔

خاکسار اس دور میں شعبہ کیمسٹری سے منسلک تھا۔ ہم دونوں ایک لمبے عرصہ تک حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی نگرانی میں اپنے اپنے شعبہ میں کام کرتے رہے ہیں اور ایک دوسرے سے متعارف رہے ہیں الفضل مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۹۴ میں ایک مضمون "سرزمین پاکستان کے سانپ" کے عنوان سے شائع ہوا ہے جس میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ "ہر قسم کے سانپ کو بلا دریغ مارتے رہنا کوئی عقل مندی نہیں ہے کیونکہ قدرت نے سانپ کو بھی کسی خاص مقصد کے لئے پیدا کیا ہے جو کہ ہمارے فائدے کے لئے ہی ہو سکتا ہے اس لئے ہر قسم کے سانپ کو تہ تیغ کرکے نہ صرف اس کے فوائد سے اپنے آپ کو محروم کر رہے ہوں گے بلکہ ہم اپنے ماحول کے ایک خوبصورت دوست جانور کی فیض رسانی سے بھی محروم ہو جائیں گے۔"

یہ مضمون پڑھ کر مجھے اپنا ایک واقعہ یاد آ گیا۔ حضرت مصلح موعود کی تحریک پر کہ دوست اپنی موسمی تعطیلات خدمت دین کے لئے وقف کریں خاکسار نے بھی اس سلسلہ میں اپنے آپ کو پیش کیا تو حکم ملا کہ میسور جا کر خدمت دین کا کام کرو۔ چنانچہ متواتر دو سال اس عاجز کو وہاں خدمت دین کا موقعہ ملا۔ اگرچہ خاکسار نے بڑی کوشش کی کہ خاموشی سے وہاں کام کیا جائے لیکن مخالفت شروع ہو گئی۔

مخالفین نے یہ منصوبہ بنایا کہ جس مکان میں میری رہائش تھی اس پر غلاظت لیپ دی جائے۔ جب وہ اس کارروائی پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور ایک بالٹی بھر غلاظت جمع کر لی تب خدا نے اس عاجز بندہ کی حفاظت کے لئے ایک سانپ اس موقعہ پر نکال دیا۔ سانپ کے نکلتے ہی ان پر ایسی دہشت طاری ہوئی کہ ان کا منصوبہ عملی جامہ نہ پہن سکا اور خاکسار ان کے شر سے محفوظ رہا۔ خدا کے کام بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتے۔ وہ اس طریق سے اپنے بندوں کی حفاظت کرتا ہے جو مخالفین کے خواب و خیال میں بھی نہیں آتے۔

ایک اور واقعہ جو بہت ایمان افروز ہے اس جگہ بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے میسور کے مفسد پرداز لوگوں نے ایک یہ سکیم بنائی کہ خاکسار کو بہانے سے بلا کر میرے ماتھے پر "کافر" کے الفاظ گدوائے جائیں۔ جب یہ سکیم مکمل ہو گئی اور گودنے والا بھی بلا لیا گیا تو عین کارروائی کے وقت اندر خانہ سے ایک بچے کے سخت چیخنے چلانے کی آواز آئی۔ ہوا یہ کہ اس مفسد کے بچے کے پیٹ میں شدید درد شروع ہوا اور وہ گدوانے کی کارروائی کو چھوڑ کر اپنے بچے کو ہسپتال لے جانے پر مجبور ہو گیا۔ اس طرح خدا نے اپنی نصرت اور حفاظت ظاہر فرمائی جو بہت ایمان افروز ہے۔

پتہ درکار ہے

○ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم حسن محمد صاحب وصیت نمبر ۱۶۸۷۲ نے ۶۲-۹-۳۰ کو شیخوپورہ سے وصیت کی اس کے بعد ان کا دفتر سے کوئی رابطہ نہیں ہے لہٰذا اگر یہ خود پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو فوری دفتر وصیت سے رابطہ کرے۔

○ محترمہ رفیقہ اختر صاحبہ زوجہ مکرم ڈاکٹر محمد صدیق صاحب وصیت نمبر ۱۷۳۵۵ نے کراچی سے وصیت کروائی اس کے بعد زمبابوے افریقہ میں گئیں اور پھر اسلام آباد میں آ گئی تھیں ان کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

محمود مجیب اصغر

مالی قربانیاں

ایک طرف انسان کو مال سے طبعاً محبت ہے اور دوسرے اللہ تعالیٰ مال کو اپنی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیتا ہے اور اس کے نتیجے میں بڑے بڑے انعامات کا وعدہ فرماتا ہے۔ یہاں تک کہ سات سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑھا کر اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہوا مال واپس کر دیتا ہے ہر زمانے میں لوگوں نے اس نسخہ کو آزمایا اور کامیاب پایا۔ جماعت احمدیہ کے بیشتر خاندان اس نسخے کو استعمال کر کے کہاں سے کہاں تک جا پہنچے ہیں۔ ایک بار حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اور اس سے قبل حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے بھی فرمایا تھا کہ مالی قربانیوں کے نتیجہ میں جس طرح اللہ تعالیٰ نے بعض خاندانوں کی حالت کو بدلا ہے اگر ان کے فوت شدہ بزرگ زندہ ہو کر واپس آجائیں اور وہ آکر اپنی اولادوں کی خوشحالی کو دیکھیں تو انہیں یقین ہی نہ آئے کہ یہ ان کی اولادیں ہیں۔ کیونکہ انہوں نے بڑی تنگی میں وقت گذارا لیکن اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں دیں جن کے پھل ان کی اولادوں کو نصیب ہو رہے ہیں۔ یہ Thumb Rule جیسے پہلے صحیح تھا وہ آج بھی صحیح ہے اور آئندہ بھی صحیح رہے گا۔ بشرطیکہ مالی قربانی سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا مقصود ہو۔

حصہ آمد' چندہ عام' جلسہ سالانہ' تحریک جدید' وقف جدید' ذیلی تنظیموں کے چندے اور حضرت امام جماعت کی طرف سے خصوصی تحریکات سبھی ہی ضروری ہیں اور کسی ایک کو بھی چھوڑنا اپنے ہاتھوں سے رحمت اور فضل کے ایک دروازے کو بند کرنا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آپ کے جانشینوں نے اپنے اپنے دور میں مختلف انداز میں اس کی اہمیت واضح فرمائی اور دن بدن جماعت مالی قربانیوں میں آگے سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ ذیل میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے جو مالی قربانی کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ یہ بہت جامع نوٹ ہے جسے غور سے پڑھنا چاہئے۔

حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"دنیا جائے گزشتنی گزاشتنی ہے اور جب انسان ایک ضروری بات میں ایک نیک کام کے بجالانے میں پوری کوشش نہیں کرتا تو پھر وہ گیا ہوا وقت ہاتھ نہیں آتا اور خود میں دیکھتا ہوں کہ بہت سا حصہ عمر کا گذار چکا ہوں اور (------) معلوم ہوتا ہے کہ باقی ماندہ تھوڑا سا حصہ ہے۔ پس جو کوئی میری موجودگی اور میری زندگی میں میری منشاء کے مطابق میری اغراض میں مدد دے گا میں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہوگا اور جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ کرنے سے اس کے مال میں کچھ کمی آجائے گی بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی۔ پس چاہئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے ایک پیسہ کے برابر نہیں ہوگا یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم میں وہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے امتیں انتظار کر رہی تھیں۔ (------) اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا جو کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا------

یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور ... پر کچھ احسان کرتے ہو۔ بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کیلئے بلاتا ہے اور میں سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجالائے گی تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کیلئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے۔ تھوڑے دن ہوئے کہ بمقام گورداسپور مجھ کو (خدائی خبر ملی) یعنی میں ہی ہوں کہ ہر ایک کام میں کارساز ہوں۔ پس تو مجھ کو ہی وکیل یعنی کارساز سمجھ لے اور دوسروں کا اپنے کاموں میں کچھ بھی دخل نہ سمجھ جب یہ (خدائی خبر) مجھ کو (ملی) تو میرے دل پر ایک لرزہ پڑا اور مجھے خیال آیا کہ میری جماعت ابھی اس لائق نہیں کہ خدا تعالیٰ ان کا نام بھی لے اور مجھے اس سے زیادہ کوئی حسرت نہیں کہ میں فوت ہو جاؤں اور جماعت کو ایسی ناتمام اور خام حالت میں چھوڑ جاؤں میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے........

میں تم میں بہت دیر تک نہیں رہونگا اور وہ وقت چلا آتا ہے کہ تم پھر مجھے نہیں دیکھو گے اور بہتوں کو حسرت ہوگی کہ کاش ہم نے نظر کے سامنے کوئی قابل قدر کام کیا ہوتا۔ سو ان حسرات کا جلد تدارک کرو جس طرح پہلے (-----) اپنی (جماعت) میں نہیں رہے میں بھی نہیں رہونگا۔ سو اس وقت کا قدر کرو اور اگر تم اس قدر خدمت بجالاؤ کہ اپنی غیر منقولہ جائیدادوں کو اس راہ میں بیچ دو پھر بھی ادب سے دور ہو گا کہ تم خیال کرو کہ ہم نے کوئی خدمت کی ہے تمہیں معلوم نہیں کہ اس وقت رحمت الٰہی اس دین کی تائید میں جوش میں ہے اور اس کے فرشتے دلوں پر نازل ہو رہے ہیں۔ ہر ایک عقل اور فہم کی بات جو تمہارے دل میں ہے وہ تمہاری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہے۔ آسمان سے عجیب سلسلہ انوار جاری اور نازل ہو رہا ہے۔ پس میں بار بار کہتا ہوں کہ خدمت میں جان توڑ کر کوشش کرو مگر دل میں مت لاؤ کہ ہم نے کچھ کیا ہے اگر تم ایسا کرو گے ہلاک ہو جاؤ گے یہ تمام خیالات ادب سے دور ہیں اور جس قدر بے ادب جلد تر ہلاک ہو جاتا ہے۔ ایسا جلد کوئی ہلاک نہیں ہوتا"۔

مالی قربانی میں سبقت لے جانے والا وجود اول طور پر حضرت مولانا نورالدین امام جماعت احمدیہ الاول کا ہے۔ آپ نے ایسی عظیم مثال قائم کی جس سے قیامت تک پیدا ہونے والے وجود رشنی حاصل کرتے رہیں گے۔ آپ نے احباب جماعت کو مالی قربانیوں کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا:۔

"پس خوب یاد رکھو کہ انبیاء جو چندے مانگتے ہیں تو اپنے لئے نہیں بلکہ انہی چندہ دینے والوں کو ... دلانے کیلئے۔ اللہ کے حضور دلانے کی بہت سے راہیں ہیں ان میں سے یہ بھی ایک راہ ہے جس کا ذکر پہلے شروع سورہ میں (-----) ہے مگر اب کھول کر مسئلہ انفاق فی سبیل اللہ بیان کیا جاتا ہے۔ انجیل میں ایک فقرہ ہے کہ جو کوئی مانگے تو اسے دے مگر دیکھو قرآن مجید نے اس مضمون کو پانچ رکوع میں ختم کیا ہے۔ پہلا سوال تو یہ ہے کہ کسی کو کیوں دے؟ سو اس کا بیان فرماتا ہے کہ اعلاء کلمتہ اللہ کیلئے۔ خرچ کرنے والے کی ایک مثال تو یہ ہے کہ جیسے کوئی بیج زمین میں ڈالتا ہے مثل باجرے کے پھر اس میں کئی بالیاں لگتی ہیں (-----) بعض مقام پر ایک کے بدلہ دس اور بعض میں ایک کے بدلہ سات سو مذکور ہے یہ ضرورت' اندازہ' وقت و موقع کے لحاظ سے فرق ہے۔ مثلاً ایک شخص ہے دریا کے کنارے پر۔ سردی کا موسم ہے' بارش ہو رہی ہے ایسی حالت میں کسی کو گلاس بھر کر دے دے تو کون سی بڑی بات ہے لیکن اگر ایک شخص کسی کو جب کہ وہ جنگل میں دوپہر کے وقت تڑپ رہا ہے۔ پیاس کی وجہ سے جان بلب ہو محرقہ میں گرفتار پانی دیدے تو وہ عظیم الشان نیکی ہے۔ پس اس قسم کے فرق کے لحاظ سے اجروں میں فرق ہے رابعہ کا ایک قصہ لکھا ہے۔ کہ ان کے گھر میں بیس آدمی مہمان آگئے گھر میں صرف دو روٹیاں تھیں۔ آپ نے اپنی جاریہ سے کہا کہ یہ فقیر کو دے دو اس نے دل میں کہا کہ زاہد عابد بیوقوف پرلے درجے کے ہوتے ہیں دیکھو گھر میں بیس مہمان ہیں اگر انہیں ایک ایک ٹکڑہ دے تو بھی بھوکے رہنے سے بہتر ہے اور ان مہمانوں کو یہ بات بری معلوم ہوئی لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ رابعہ کا کیا مطلب ہے تھوڑی دیر ہوئی تو ایک ملازمہ کسی امیر عورت کی ۱۸ روٹیاں لائی رابعہ نے انہیں واپس دے کر فرمایا کہ یہ ہمارا حصہ نہیں۔ ناچار وہ واپس ہوئی ابھی دہلیز میں قدم رکھا ہی تھا کہ مالکہ نے چلا کر کہا کہ تو اتنی دیر کہاں رہی۔ یہ تو دو قدم پر اس کا گھر ہے ابھی تو رابعہ بصری کا حصہ پڑا ہے چنانچہ پھر اسے بیس روٹیاں دیں جو وہ لائی تو آپ نے بڑی خوشی سے لے لیں۔ کہ واقعی یہ ہمارا حصہ ہے اس وقت جاریہ اور مہمانوں نے عرض کیا کہ ہم اس نکتہ کو سمجھے نہیں فرمایا جس وقت تم آئے تو میرے پاس دو روٹیاں تھیں میرے دل میں آیا کہ آؤ پھر مولیٰ کریم سے سودا کر لیں (-----) اس لحاظ سے دو کی بجائے بیس آنی چاہئے تھیں یہ اٹھارہ لائی تو میں سمجھی کہ میں نے تو اپنے مولا سے سودا کیا ہے وہ تو بھولنے والا نہیں۔ پس یہی بھول تھی۔ آخر یہ خیال سچ نکلا۔ یہ بات واقعی ہے کہانی قصہ نہیں۔

باقی صفحہ ۷ پر

منیر ذوالفقار چوہدری

مکرم ماسٹر چوہدری نذیر احمد صاحب رائے ونڈی

میرے پیارے ابوجان مکرم ماسٹر چوہدری نذیر احمد صاحب چار فروری ۱۹۹۴ء کو اس جہان فانی سے اچانک حرکت قلب بند ہونے کے باعث اپنے مولا کے حضور حاضر ہوگئے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آپ کو بفضل خدا اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ خدمت دین میں گزارنے کا موقع ملا۔ خدا تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین آپ اندازاً ۱۹۲۹ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ اور ۱۹۴۴ء سے ۱۹۵۴ء تک دس سال حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ارشاد پر بطور مربی سیرالیون وغیرہ میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ واپسی پر آپ ہی کے ارشاد پر محمود آباد اسٹیٹ اور جلد بعد ناصر آباد اسٹیٹ سندھ میں جماعت کے سکول میں بطور ہیڈ ماسٹر تعینات ہوئے۔ ساتھ ساتھ آپ جماعت احمدیہ ناصر آباد سندھ کے مسلسل تقریباً ۳۲ سال صدر جماعت رہے۔ اور خدا کے فضل سے آخری وقت تک صدر جماعت کے عہدہ پر فائز تھے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو کم وبیش ۴۲ سال خدمت دین کی توفیق عطا فرمائی۔

میرے پیارے ابو جان مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب کی نماز جنازہ ناصر آباد سندھ میں مکرم محترم راجہ منیر احمد خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ربوہ نے پڑھائی۔ آپ موصی تھے اس لئے جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں پر جنازہ و تدفین ہوئی۔

یوں تو اس جہان فانی سے ہر کسی نے جو آیا ہے جانا ہے۔ کیونکہ اس جہاں میں ہر چیز سوائے خدا تعالیٰ کے فانی ہے۔ لیکن کسی وجود کے جانے سے ایک خاص قسم کا خلا اور کمی کا احساس شدت سے ہونے لگتا ہے۔ ایسا ہی میرے پیارے والد صاحب کے جانے سے ہوا ہے۔ جماعت احمدیہ ناصر آباد سندھ کی پوری جماعت اس خلا کو بہت محسوس کر رہی ہے۔

آپ نے اس فانی دنیا کی تقریباً سڑسٹھ بہاریں دیکھیں۔ آپ سلسلہ احمدیہ کے لئے بڑی غیرت رکھتے تھے۔ کسی صورت میں بھی بحیثیت صدر جماعت سلسلہ کے نظام جماعت کے خلاف بات برداشت نہ کرتے تھے۔ امام جماعت سے عشق کی حد تک پیار تھا۔ اکثر ائمہ جماعت کی یاد میں صبر کا دامن چھوٹ جاتا تھا۔ امام جماعت احمدیہ الثانی الثالث اور الرابع کے ساتھ پیار و محبت کا خاص تعلق رہا ہے۔

خاکسار کے والد محترم اپنوں اور غیروں میں بھی عزت اور وقار کی نگاہوں سے دیکھے جاتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو خاص رعب اور دبدبہ عطا فرمایا تھا۔ جو ہمیشہ دین کی خاطر استعمال ہوا۔ آپ نے بے شمار لوگوں کو قرآن مجید پڑھانے کی سعادت پائی ہے۔ قرآن مجید صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھاتے تھے۔ آپ خود بھی کثرت سے قرآن شریف کی تلاوت فرماتے۔ مقامی جماعت میں کچھ عرصہ پہلے تک خود ایک پارہ کا درس مع ترجمہ رمضان المبارک میں دیا کرتے تھے۔ آپ نہایت سادہ مگر پر وقار شخصیت کے مالک تھے۔ آپ نماز باجماعت کی خاص اہتمام کے ساتھ پابندی فرماتے۔ نماز نوافل بھی اکثر و بیشتر پڑھنے کی کوشش کرتے تھے۔

میرے پیارے ابو جان جماعت کی طرف سے جاری ہونے والی ہر مالی تحریک میں اپنی استعداد کے مطابق ضرور حصہ لیتے تھے۔ بلکہ اپنے سارے گھر والوں کو بھی ضرور اس میں شامل ہونے کی تلقین کرتے۔ آپ اپنی صحت کا خیال نہ رکھتے ہوئے ہر وقت جماعت کے کاموں میں مشغول رہتے۔ آپ اپنی وفات سے دو اڑھائی گھنٹے قبل جمعتہ المبارک کی نماز کے بعد سیکرٹری صاحب مال مقامی کے دیئے ہوئے چند کاغذات چیک کر رہے تھے۔ اور سیکرٹری صاحب دعوت الی اللہ کو ہدایت کی تھی کہ وہ جلد اپنی رپورٹ مجھے بھجوائیں تاکہ ضلعی میٹنگ کے لئے تیاری ہو سکے۔ اسی دوران ہی سینہ میں گھٹن کا احساس ہوا۔ اور خاکسار معائنہ کے لئے ابوجان کو ڈاکٹر کے پاس لے گیا۔ گھر سے روانگی کے وقت مجھ سے دریافت فرمایا کہ حضرت صاحب کے خطبہ تک واپس آجائیں گے؟ یعنی خطبہ جو لندن سے آنا تھا وہ سننے سے رہ نہ جائے۔ خاکسار نے عرض کیا کہ خطبہ تک واپس آجائیں گے۔ کہا کہ پھر ٹھیک ہے۔ لیکن خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ معائنہ کے دوران دیر ہوئی۔ اور واپسی پر میرے پیارے ابو جان خدائی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس عارضی دنیا سے رخصت ہو گئے۔ وقت کے لحاظ سے اس وقت حضرت صاحب کا خطبہ شروع ہوئے تقریباً ۱۵ منٹ ہو چکے تھے۔ جب ابو جان کی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔ نہ کوئی تکلیف نہ درد نہ کچھ اور بس غنودگی کے سے انداز میں سکون کے ساتھ ہم سب کو سوگوار چھوڑا۔ آپ آخری وقت تک ذکر الٰہی کرتے رہے۔

پیارے ابو جان مکرم ماسٹر چوہدری نذیر احمد صاحب کو آج سے چند سال قبل یعنی ۱۹۸۴ء میں ایک خواب آئی جو انہوں نے اسی وقت صبح کو اپنی ڈائری میں لکھ دی جو آج بھی محفوظ ہے۔ لکھا ہے "آج رات خدا تعالیٰ نے مجھے بیت الفضل لندن دکھائی اور کہا گیا کہ یہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بیت ہے اور یہ کہا گیا کہ میری باقی زندگی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی دعاؤں سے سات سال ہے۔ اور تفہیم ہوئی کہ ۱۹۹۱ء تک۔" ابو جان یہ خواب اپنی ڈائری میں لکھ کر بھول گئے۔ اور ڈائری ریکارڈ میں پڑی رہی۔ عین ۱۹۹۱ء کے اپریل میں اچانک کاغذات دیکھتے ہوئے وہ خواب ان کے سامنے آگئی۔ انہوں نے دوسرے کمرہ سے مجھے پاس بلایا اور کہا کہ یہ پڑھ لو اور میں نے اسی سال یعنی ۱۹۹۱ء میں چلے جانا ہے لہٰذا تم اپنے قدموں پر سنبھلو۔ خاکسار نے عرض کیا کہ یہ خواب ہے صدقہ دیتے ہیں خدا فضل فرمائے گا۔ تو جواباً فرمایا کہ نہیں اس میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا ذکر ہے اس لئے یہ یقینی ہے۔ خاکسار نے کہا آپ یہ کاغذ الگ کر کے مجھے دے دیں میں حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کے لئے لکھتا ہوں خدا فضل فرمائے گا۔ کہا ٹھیک ہے اگر حضرت صاحب دعا کریں اور جواب آئے تو پھر شائد خدا قبول فرمائے۔ میں نے وہ خواب پیارے امام کی خدمت میں تحریر کی اور عاجزانہ دعا کی درخواست کی۔ حضرت صاحب نے جواب میں فرمایا.... خدا تعالیٰ آپ کی زندگی میں بہت برکت ڈالے گا".... جب یہ خط خاکسار نے ابو جان کو پڑھایا تو مجھے کہا کہ اب ٹھیک ہے۔ لیکن ایک بات یاد رہے کہ یہ زندگی جو خدا تعالیٰ محض اپنے فضل کے ساتھ حضور کی دعا کے نتیجہ مجھے دے گا یہ "بونس" ہے اصل ۱۹۹۱ء تک تھی اب "بونس" شروع ہو گیا ہے۔ جتنا خدا عطا فرمائے۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے آپ کو حضرت صاحب کی دعائیں قبول کرتے ہوئے تقریباً سوا دو سال "بونس" عطا فرمایا۔

میرے پیارے ابو جان مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب گو آج ہم میں نہیں ہیں مگر ان کی یادیں مختلف حیثیتوں سے ہم میں زندہ ہیں۔

آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ، ایک بیٹا خاکسار منیر ذوالفقار، ایک بہو ایک پوتا عزیزم توصیف احمد (واقف نو) اور ایک پوتی افشاں طوبیٰ (بعمر ۳ سال) یادگار چھوڑے ہیں۔

تمام قارئین الفضل کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میرے پیارے ابو جان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی کوتاہیوں سے درگزر فرمائے۔ اور ہم سب پسماندگان کو محض اپنے فضل سے صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆

محمد مقصود احمد منیب

"ایک الوداعی تقریب"

درمیانہ قد، سفید نورانی چہرہ، سفید داڑھی، جھکی ہوئی آنکھیں، حلیم الطبع، نرم خو، صوفی سمیع اللہ صاحب گوندل سابق امیر جماعت احمدیہ سانگلہ ہل جو قیام پاکستان سے بہت پہلے پیدا ہوئے۔ اب ان کی عمر ۷۰ سال ہے۔ سانگلہ ہل میں سالہا سال خدمات دین بجالانے کے بعد اب سیالکوٹ منتقل ہو رہے ہیں۔ آپ کو الوداع کہنے کے لئے ۲۵ مارچ ۱۹۹۴ء کو بعد از نماز جمعہ ایک الوداعی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں آپ کی دینی خدمات کا ذکر کیا گیا۔

محترم صوفی صاحب ۱۹۵۴ء میں سانگلہ ہل آئے۔ اس سے پہلے فسادات کے موقعہ پر آپ کے والد محترم نے جو ایک فدائی احمدی تھے، آپ کو حضرت مصلح موعود کے فرمان پر حفاظتی دستہ میں شمولیت کے لئے قادیان بھجوایا اور پھر قیام پاکستان کے بعد آپ سانگلہ ہل چلے آئے۔ آپ کی بیگم محترمہ کی محلہ اقبال پورہ میں اس قدر عزت و تکریم ہے کہ سب لوگ انہیں خالہ جان کہتے ہیں۔

محترم صوفی صاحب نے ایک طفل اور عام کارکن سے لے کر امیر جماعت سانگلہ ہل تک کے سب عہدوں پر جماعت کی خدمت کا اعزاز پایا ہے۔ جب سانگلہ ہل جماعت کے پہلے صدر محترم چوہدری منظور صاحب فوت ہوئے تو حضرت مصلح موعود.... نے صوفی صاحب کو صدر جماعت سانگلہ ہل مقرر فرمایا اور ایک بار مزید ان کو صدر جماعت نامزد فرمایا گیا۔ اب بھی آپ

نائب امیر اور سیکرٹری مال کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

اس الوداعی تقریب سے چوہدری عبدالحمید صاحب، خاکسار راقم الحروف، ڈاکٹر ظفر اقبال صاحب اور میاں عبدالغفور صاحب نے خطاب کیا۔ اور محترم صوفی صاحب کی خدمات کا بھرپور تذکرہ کیا۔ خاکسار نے محترمہ خالہ جان کی خدمات کا خصوصی طور پر ذکر کیا کہ محترمہ خالہ جان نے کئی گھروں کی متواتر تین نسلوں کو قرآن کریم پڑھایا ہے۔ احمدی اور غیر احمدی احباب کے بچوں نے ان سے اکتساب علم کیا ہے۔ عرصہ ۴۰ سال سے قرآن کریم کی خدمت کر رہی ہیں۔ اس لئے انہیں دعاؤں میں یاد رکھنا ہمارا سب کا فرض ہے۔

تقریب کے آخر پر امیر جماعت سانگلہ ہل چوہدری محمد داؤد صاحب نے محترم صوفی صاحب کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ کیا، اور جماعت کے افراد کو تلقین کی کہ خود کو ان اخلاق کا جامع بنائیں۔ جو صوفی صاحب کی زندگی میں ہمیں نظر آتے ہیں۔ تاکہ صوفی صاحب کا خلا محسوس نہ ہو۔ کئی نم آنکھوں نے صوفی صاحب کو الوداع کہا اور دردمند دلوں نے صوفی صاحب کے لئے دعا کی۔

آخر پر چوہدری محمد عزیز صاحب نے دعا کروائی اور اس طرح یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم صوفی صاحب کو صحت و سلامتی اور جماعت کی خدمت کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ اور جہاں بھی رکھے خوش اور شادمان رکھے اور محترمہ خالہ جان کو جو ایک سال سے بیمار ہیں شفا عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ ۳

لوگ ہیں، صاحب نظر لوگ وہ قبلے کو قبلہ نما کہتے ہیں۔ قبلہ دکھانے والا۔ تو اس نگاہ سے اگر آپ کائنات کی کسی چیز کو بھی دیکھیں تو ہر چیز کے ساتھ حمد کا ایک تصور وابستہ ہے اور ہر چیز قبلہ نما بن جاتی ہے۔

پس صرف وہی چیزیں نہیں جو آپ کے لئے محمود ہیں اور آپ کو محبوب ہیں بلکہ کسی چیز پر بھی آپ نظر ڈالیں۔ کوئی چیز بھی حمد سے خالی نہیں اور اس کے ساتھ ہی فرمایا (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے) اور ربوبیت کا حمد سے ایک بہت گہرا تعلق ہے۔ میرے لئے یہ تو ممکن نہیں ہوگا کہ حمد کے مضمون کو ان سات مضامین سے باندھ کر تفصیل سے یہاں بیان کروں لیکن یہ نمونہ آپ کو دے رہا ہوں تاکہ ان باتوں پر غور کرکے اپنی نمازوں کے ان سات برتنوں کو ایسے رس سے بھردیں کہ ہر برتن میں آپ کے لئے ایک تسکین بخش شربت موجود ہو جسے پی کر آپ لذت حاصل کریں۔

بقیہ صفحہ ۵

میں نے خود بارہا آزمایا ہے مگر خدا کا امتحان مت کرو اس کو تمہارے امتحانوں کی کیا پرواہ ہے خدا کے قول کا علم عام کھیتی باڑی سے ہو سکتا ہے۔ بیج ڈالا جاتا ہے تو اس کے ساتھ کیڑے کھانے کو موجود۔ پھر جانور موجود۔ پھر ہزاروں بلائیں ہیں۔ ان سے بچ کر آخر اس دانے کے سینکڑوں دانے بنتے ہیں۔ اسی طرح جو خدا کی راہ میں بیج ڈالا جاوے وہ ضائع نہیں جاتا۔ اب اس سوال کا جواب تو ہو گیا کہ کیوں دے؟ اب بتاتا ہے کہ کس طرح دے؟ اول تو یہ محض (اللہ کی رضا کے حصول کیلئے دے) احسان نہ جتائے بعض لوگ ملاں کو کہتے ہیں ہماری روٹیوں کا پلا ہوا تو یہ حد درجہ کی سفاہت و کمینگی کی بات ہے دوم کسی کو تکلیف نہ دے۔

تمام کتب الٰہیہ سے زیادہ قرآن مجید میں خیرات کے متعلق ہدایات ہیں اس میں بتایا گیا ہے کیوں دے؟ اس لئے کہ جو اللہ کی راہ میں دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بہت عمدہ بدلہ دیتا ہے۔ اس کے مال کو بڑھاتا ہے۔ (-----) کیا دے؟ عفو یعنی جو حاجت اصلیہ سے زیادہ ہو حلال اور طیب مال دے ردی چیز نہ ہو۔ ابتغاء لوجہ اللہ دے (-) کس طرح دے؟ پس جس کو دے اس پر احسان نہ جتائے۔ اسے دکھ نہ دے ظاہر دے تو یہ بھی اچھا اور اگر پوشیدہ دے تو یہ اس کے حق میں بہتر...... مشکلات میں خیرات کرنے والے کو خوف اگر لاحق ہو تو وہ دور کیا جاتا ہے اور پھر اسے حزن نہیں ہوتا۔------

(حقائق الفرقان جلد اول صفحہ ۴۲۰ تا ۴۲۲)

صدقہ ضرور رد بلا ہے۔ ایک شخص کو پھانسی کا حکم ہوا راہ میں اس نے کسی سے دو پیسے مانگے سپاہیوں نے لینے دیئے کہ آخری وقت ہے معمولی بات پر کیا منع کرنا اس نے دو روٹیاں خریدیں اور آگے چل کر کسی مسکین محتاج کو دے دیں۔ ادھر اس کے گلے میں رسہ ڈالا گیا ابھی تختہ نیچے سے کھینچا نہیں تھا کہ حکم آگیا کہ پھانسی ملتوی کردو کچھ تحقیقات باقی ہے۔ آخر الامر وہ رہا ہو گیا دیکھا یہ دو روٹیاں آدمی کی جان بچا گئیں۔

(حقائق الفرقان جلد اول صفحہ ۴۲۸)

☆☆☆☆☆

اطلاعات و اعلانات

اعلان دار القضاء

○ (محترمہ ظل مریم صاحبہ بابت ترکہ مکرم چوہدری محمد خورشید صاحب)

محترمہ ظل مریم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب ایڈووکیٹ مکان نمبر 213/A گلبرگ، فیصل آباد نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم ماسٹر محمد خورشید صاحب ولد چوہدری محمد ملک صاحب مدرس چک نمبر 139/R.B ضلع فیصل آباد، قضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ نمبر ۵/۳۵ دار الرحمت فیکٹری ایریا ربوہ برقبہ ۱۰ مرلے ۷۵ مربع فٹ ان کے جملہ ورثاء کی اتفاق رائے سے درج ذیل طریق پر مندرجہ ذیل ورثاء کے درمیان تقسیم کردیا جائے۔

۱۔ محترمہ ظل مریم صاحبہ (بیٹی) ۵۰-۶ مرلے (تقریباً)

۲۔ مکرم نذیر احمد صاحب مکرم مختار احمد صاحب و مکرم نصیر احمد صاحب (پسران) ۵۰-۳ مرلے (تقریباً)

دیگر ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرم ارشاد احمد صاحب (بیٹا)
۲۔ مکرم اقبال احمد صاحب (بیٹا)
۳۔ مکرم اعجاز احمد صاحب (بیٹا)
۴۔ محترمہ مسرت پروین صاحبہ (بیٹی)
۵۔ محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ (بیٹی)
۶۔ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس تقسیم و انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس (۳۰) یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

کامیابی

○ عزیزہ ارم نصیر بنت نصیر احمد ناصر پشاور نے صوبہ سرحد میں اپنی کلاس نہم میں اول پوزیشن حاصل کی ہے وہ پچھلے دو سال سے اپنی کلاس میں اول پوزیشن حاصل کررہی ہے۔

اللہ تعالیٰ عزیزہ کی یہ کامیابی اس کے لئے مزید دینی و دنیوی کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

○ مکرم عبدالرحمان شاکر صاحب لکھتے ہیں میری نواسی عزیزہ سارہ طلعت (جو کوئین میری سکول لاہور کی طالبہ ہیں) جماعت ششم میں اول آئی ہے اس نے ۷۷۰/۹۰۰ نمبر لئے ہیں۔ وہ ہمیشہ ہی جماعت میں اول آتی رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے فضل سے اول ہی رکھے۔

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب ناصر کے بھانجے مکرم سید عبدالحفیظ شاہ صاحب آف جڑانوالہ کو حادثہ میں چوٹیں آئی تھیں۔ اب ان کے بازو کا آپریشن سی ایم ایچ لاہور میں ہو گیا ہے۔ بوجہ فریکچر ٹانگوں کا آپریشن پندرہ بیس روز تک متوقع ہے۔

○ محترمہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد احسان الٰہی صاحب جنجوعہ ایڈووکیٹ (چنیوٹ) کا آپریشن ۳۱ مارچ ۹۴ء کو معدہ کا میجر آپریشن کیا ہے۔ ابھی تک حالت تسلی بخش نہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو شفاء عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ ۱

ہیں جس طرح پہلے تھیں اور اللہ تعالیٰ بھی موجود ہے اس کی رحمانیت کے جلوؤں میں بھی کوئی فرق نہیں پڑا۔ انسانی کوششیں ناکام ہو سکتی ہیں مگر خدائے رحمان کے جلوؤں میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔ چنانچہ خدائے رحمان اپنے بندہ سے کہتا ہے کہ اگر تم میرے بن جاؤ تو میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔ میں تمہیں ناکام نہیں ہونے دوں گا۔ میں تمہیں ہر دکھ سے بچاؤں گا اور ہر نعمت عطا کروں گا مگر شرط یہ ہے کہ تم میرے بندے بن جاؤ اور میری ہدایت پر کاربند ہو جاؤ۔ لیکن شیطان بھی تاک میں ہوتا ہے وہ اس کے کان میں ڈالتا ہے کہ تم نے ایک دفعہ دولت کمالی۔ تمہارا داؤ لگ گیا ممکن ہے یہ دولت پھر تمہارے ہاتھ میں نہ آئے اس لئے تم اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔

(از خطبہ ۸/ستمبر ۱۹۷۲ء)

خبریں

ربوہ : 11- اپریل-1994ء
سردی کا اثر ختم ہو رہا ہے
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

○ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ سٹروب ٹالبوٹ کے دورہ پاکستان کے اختتام پر جاری کئے جانے والے مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ پاکستان اور امریکہ کے خیالات میں ہم آہنگی پائی گئی۔ دونوں ملک عالمی امن و استحکام کے بارے میں ایک جیسا عزم رکھتے ہیں دونوں ممالک نے امریکی تعاون کو ایٹمی پروگرام کی بندش سے منسلک کرنے کی تجویز پر غور کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے علاوہ بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں اور انہیں لے جانے والے میزائلوں کے پھیلاؤ کی روک تھام کے لئے بین الاقوامی کوشش کی بھرپور کوشش کی جائے گی۔

○ امریکی نائب وزیر خارجہ سٹروب ٹالبوٹ نے کہا ہے کہ میرا دورہ پاکستان کامیاب رہا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ایٹمی مسئلہ پاکستان کے سیاسی مفادات کے مطابق حل ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ میرے دورہ پاکستان کے ٹھوس نتائج نکلیں گے۔ پاکستان بہت اہم ملک اور کئی لحاظ سے ہمارا دوست ہے۔ امریکہ سوچ کشیر الجہتی ہے۔ پاکستان کے اور ہمارے مقاصد یکساں ہیں۔

○ امریکی نائب وزیر خارجہ نے اسلام آباد میں اپوزیشن کے لیڈروں گوہر ایوب اور سرتاج عزیز سے ملاقات کی۔ اور پاک امریکہ تعلقات اور علاقائی اور بین الاقوامی معاملات پر تبادلہ خیال کیا۔ اس کے علاوہ وہ انسانی حقوق کمیشن کے سربراہ سے بھی ملے اور انسانی حقوق کے مسئلہ پر بات چیت کی۔

○ گورنر پنجاب چوہدری الطاف حسین نے کہا ہے کہ حکومت شہریوں کی عزت اور جان و مال کا ہر قیمت پر تحفظ کرے گی۔ اور اس سلسلے میں کوئی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔

○ پنجاب حکومت نے سرکاری ارکان صوبائی اسمبلی کی گرانٹس میں ۷۵ لاکھ فی رکن اضافہ کر دیا ہے۔ ہر رکن اسمبلی کی گرانٹ ۵۰ لاکھ سے بڑھا کر سوا کروڑ کر دی گئی ہے۔ بلدیاتی اداروں کے فنڈز بھی ارکان اسمبلی کو تقسیم کر دئے گئے ہیں۔ ہر سرکاری رکن کو ۲ دیہات میں بجلی فراہمی کے لئے ۲۵ لاکھ روپے کی اضافی امداد بھی دی جائے گی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کسی اپوزیشن رکن کو فنڈ نہیں ملے گا۔

○ سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ عدلیہ نے صدر غلام اسحاق خان کے گلے میں پٹہ ڈال کر قانون کی بالادستی ثابت کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عدالتوں کو شخصیات سے مرعوب ہوئے بغیر فیصلے کرنے چاہئیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ عدالتوں کے دروازے سب کے لئے کھلے ہیں۔ بھٹو کیس بھی دوبارہ داخل ہو سکتا ہے۔

○ سندھ اسمبلی کے رکن میر مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ مرحوم ذوالفقار علی بھٹو کا مقدمہ اوپن ہونا چاہئے لیکن وزیر اعظم کسی کے زیر اثر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرا پانی بند کر دیا گیا۔ کوٹھری میں چوہے چھوڑ دیئے گئے۔ لیکن میں جھکنے والا نہیں۔

○ جماعت اسلامی پاکستان کے امیر سینیٹر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت نے امریکہ کے اشارے پر ناچنا بند نہ کیا تو جماعت اسلامی سختی کرنے پر مجبور ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ایٹمی پروگرام کو رول بیک کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ بعض خفیہ طاقتیں امریکہ سے مل کر کشمیر اور ایٹمی مسئلہ کو سبوتاژ کرنے کی سازش کر رہی ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ امریکہ پریسلر ترمیم ختم بھی کر دے تو بھی ایٹمی پروگرام ختم نہیں کریں گے۔ ایف-۱۶ طیارے ہمارا حق ہے۔ انہوں نے کہا پاکستان کے خلاف سازش کرنے والوں کو حساب دینا ہو گا۔

○ کشمیر کمیٹی کے سربراہ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ ایف-۱۶ ملیں نہ ملیں۔ ہم کشمیر اور ایٹمی پروگرام سے دستبردار نہیں ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر کی وجہ سے ہم نے اپنی سالمیت داؤ پر لگا دی ہے اس لئے ایٹمی پروگرام رول بیک کرنے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔

○ سپریم کورٹ نے سابق وزیر اعلیٰ سرحد پیر صابر شاہ کے وکیل کو ہدایت کی ہے کہ وہ سرحد میں گورنر راج کے ضمن میں صدارتی فرمان کے خلاف ترمیمی پٹیشن دائر کریں۔

○ بوسنیا ہرزے گوینا میں سرب افواج نے مسلم آبادی والے شہر گوراز دے پر کیمیائی ہتھیاروں سے حملہ کر کے سینکڑوں مسلمانوں کو شہید اور ہزاروں کو زخمی کر دیا۔

○ سابق وزیر اعلیٰ سرحد پیر صابر شاہ کی سپریم کورٹ میں درخواست پر وفاق کے تحریری جواب میں کہا گیا ہے کہ صدارتی حکم کو کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔

○ لاہور کی سرکلر روڈ میں دن دہاڑے موٹر سائیکل سوار دو مسلح ڈاکو ایک سٹیل مل کے مالک کو اسلحہ دکھا کر ۱۵ لاکھ روپے چھین کر فائرنگ کرتے ہوئے فرار ہو گئے۔ جائے واردات کے قریب ہی پولیس گاڑی موجود تھی لیکن وہ جائے واردات سے فرار ہو گئے۔ تاجروں نے زبردست احتجاج کیا اور ٹریفک ۵ گھنٹے تک معطل رہی۔

○ سندھ میں لاڑکانہ میں نوڈیرو کے قریب ڈاکوؤں کی اندھا دھند فائرنگ سے ہیڈ کانسٹیبل سمیت ۴- افراد ہلاک ہو گئے۔

○ لاہور میں لٹن روڈ پر دن دہاڑے ڈکیتی کی واردات میں ڈاکوؤں نے فائرنگ کر کے ایک ڈاکٹر سے پانچ لاکھ روپے لوٹ لئے اور فرار ہو گئے۔ لاہور شہر میں اسی طرح کی درجن سے زیادہ وارداتیں کی گئیں۔

○ نیویارک ٹائمز نے کہا ہے کہ کلنٹن انتظامیہ ایشیائی ممالک کو ڈرانے دھمکانے اور سر جھکانے پر مجبور کرنے میں مصروف ہے اور ایشیا میں پھنس کر رہ گئی ہے۔ اور کلنٹن اپنی صدارتی مہم میں کئے گئے وعدوں کے برعکس کام کر رہے ہیں۔

○ معلوم ہوا ہے کہ ٹیکسٹائل کے شعبے میں بحران کی سی کیفیت پیدا ہو گئی ہے۔ ۱۵- لاکھ سے زائد سپینڈلز بند ہو چکے ہیں۔ اور خام مال کی کمی کی وجہ سے مئی کے بعد مزید یونٹ بند ہونے کا خطرہ ہے۔

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE
Rs 250/-
عورتوں کیلئے کورس
بانجھ پن کورس STERILITY COURSE
Rs 130/-
اٹھراء کورس ATHRA COURSE Rs 125/-
موجد : ہومیو پیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر
تفصیلی لٹریچر مفت
کیور ٹو میڈیسن ڈاکٹر راجہ ہومیو پیتھی کمپنی رجسٹرڈ
فون : سیلز: 211283 کلینک: 606 دفتر 771 ربوہ

○ تعلیمی سال شروع ہوتے ہی پنجاب کے تعلیمی اداروں میں انگریزی کو پہلی جماعت سے لازمی قرار دے دیا گیا ہے۔

ضروری اعلان

○ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ الفضل میں اشتہار شائع کرنے یا اعلان کروانے کیلئے محترم امیر صاحب جماعت مکرم صدر صاحب حلقہ یا مکرم مربی صاحب حلقہ کی تصدیق ضروری ہے۔

(مینیجر)

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔
شریف احمد بھٹی پراپرٹی سنٹر
۱۰- بلال مارکیٹ (اقصیٰ روڈ)
نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون گھر : ۳۱۴ دفتر : ۵۲۱

بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
بیرون جات کے مریض اپنے تفصیلی حالات لکھ کر دوا منگوا سکتے ہیں یا سوالنامہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر طلب کریں
دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون ۲۱۱۴۳۴ ۲۱۲۴۳۴